

خُدا کی کلیسیا کو دیکھنا
 نمبر 3423
 ایک خطبہ
 شائع شدہ: جمعرات، 10 ستمبر، 1914
 مبلغ: سی۔ ایچ۔ سپرجن
 مقام: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوئنگٹن
 تاریخ وعظ: جمعرات کی شام، 14 جولائی، 1870

صیُّون کے گرد گشت کرو اور اُس کے چکر لگاؤ"
 اُس کے بُرجوں کو گنو۔
 اُس کی فصیل پر دل لگا کر نظر کرو، اُس کے محلات پر غور کرو
 تاکہ تُم اُنندہ نسل کو بیان کرو۔
 کیونکہ یہی خُدا ہمارا خُدا ابد تا ابد ہے؛
 "وہی موت تک ہمارا راہنما رہے گا۔
 زبُور 48: 12-14 —

مسیحی کا موزوں ترین مطالعہ مسیح خُداوند خود ہے۔ اور اُس کے بعد سب سے اہم مضمون کلیسیا ہے۔ اگرچہ میں ہرگز نہ چاہوں
 گا کہ کوئی مومن کبھی کلیسیا کو اِس طرح دیکھے کہ گویا وہ اپنے خُداوند کے برابر ہو، تاہم اُسے لازم ہے کہ اُسے مسیح کے
 ساتھ اُس کے تعلق کے رُو سے سمجھے۔

جس طرح آفتاب کے جلال کا انکار نہیں ہوتا جب ہم مآبتاب کو یاد کرتے ہیں، اُسی طرح "بادشاہ کے جمال" پر کچھ آنچ نہیں آتی
 جب ہم اُس کی ملکہ، جو "باطن میں سراپا جلال ہے"، کا ذکر کرتے ہیں۔ تُمہیں کبھی بھی مسیح کی عظمت کم محسوس نہ ہوگی
 اگر تُم اُس کی کلیسیا پر زیادہ دھیان دو۔

پس آج کی شب میں تُم کو دعوت دیتا ہوں کہ آؤ، خُدا کی کلیسیا کی عزت، جلال اور عظمت پر غور کریں، جیسا کہ ان آیات
 مُبارکہ میں بیان کیا گیا ہے۔

اَوّل، ہمارا پہلا نکتہ ہو گا:
 — وہ مُعائنہ جو ہمیں کلیسیا کا کرنا چاہیے
 صیُّون کے گرد گشت کرو، اُس کے چکر لگاؤ، اُس کے بُرجوں کو گنو، اُس کی فصیل پر دل لگا کر نظر کرو، اُس کے محلات"
 "پر غور کرو۔

دوم، یہاں اِس مُعائنہ کا مقصد بتایا گیا ہے:
 "تاکہ تُم اُنندہ نسل کو بیان کرو۔"

اور سوم، ایک نہایت عظیم اور موزوں دلیل دی گئی ہے کہ ہمیں یہ مقصد پورا کیوں کرنا چاہیے:
 "کیونکہ یہی خُدا ہمارا خُدا ابد تا ابد ہے؛ وہی موت تک ہمارا راہنما رہے گا۔"

پس آؤ ہم تھوڑی دیر کیلئے غور کریں:

I

- وہ مُعائنہ جو ہمیں کرنا چاہیے

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم اُنندہ نسلوں کیلئے حقیقی طور پر مفید ہوں، تو ہمیں خُدا کی کلیسیا کا باریک بینی سے مُشاہدہ کرنا ہوگا۔

اور آؤ ہم اِس بات سے آغاز کریں کہ یہ مُعائنہ مکمل ہونا چاہیے۔
 صیُّون کے گرد گشت کرو، اُس کے چکر لگاؤ"—یعنی اُس کی فصیل کے چاروں طرف پوری طرح سے پھرو۔"
 کلیسیا ایک فصیل دار شہر کی مانند بیان کی گئی ہے۔ اِس تمثیل سے میری یاد میں چیپٹر کا شہر آتا ہے
 جہاں پرانی فصیل اب تک قائم ہے، اور یہاں وہاں ایک نہایت دلکش بُرج یا مینار دکھائی دیتا ہے۔

یروشلم بھی اسی طرح تھا، اور خُدا کی کلیسیا کو یروشلم سے تشبیہ دی گئی ہے۔
 اُس کے گرد چکر لگاؤ۔" یعنی اُس کی تمام دیواروں کا مکمل طواف کرو۔"
 :کوشش کرو کہ کلیسیا کی ساری تاریخ سے واقف ہو جاؤ
 ،رسولی ایام سے لے کر اُن ادوار تک جب پہلا ایذاً مسیحی شروع ہوا
 ،اصلاح کلیسیا کی تحریک تک، ہمارے آباء و اجداد کی مُصیبتوں اور عہد کرنے والے بزرگوں کی دُکھ بھری تاریخ تک
 اور پھر زمانہ حال تک۔

تُمہارا مُعائنہ جتنا ممکن ہو، کلیسیا کے ہر گوشے کو شامل کرے۔
 یاد رکھو کہ تُمہارا فرقہ ہی صرف تمام صیون نہیں۔
 ،اگرچہ یہ اچھا ہے کہ تُمہیں اُس محلّہ کی خوب خبر ہو جہاں تیرا گھر واقع ہے
 لیکن یہ بھی لازم ہے کہ خُدا کے خادموں کے دیگر مکانوں کو بھی شہر کے دوسرے علاقوں میں جانچا جائے۔
 دیکھو کہ تُمہارے بھائیوں کا کیا حال ہے، اُن کا حال احوال لو اور اُن کی گواہی حاصل کرو۔

کبھی یہ خوشی کا باعث نہ ہو کہ کوئی بپتسمہ دینے والا بھائی سنے
 کہ کوئی جماعتی کلیسیا ترقی نہیں کر رہی؛
 بلکہ یہ ہمیشہ ایک خوشی کی بات ہو
 اگر کوئی پرسبیٹیرین سُنے کہ کوئی ویسلین نیک کام کر رہا ہے۔
 ،اگر خُدا کی کلیسیا کا کوئی حصہ کامیاب ہو رہا ہو
 تو ہمیں بڑی خوشی ہونی چاہیے۔
 ،اور اگر کسی مقام پر زوال یا کمزوری دکھائی دے
 ،تو اُس مخصوص حصّہ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھو
 اور خُدا سے دعا کرو کہ اُس فصیل کے اُس حصّہ کو دشمن کے مقابل تقویت دے۔

تُمہارا مُعائنہ کلیسیا کا جتنا مکمل ہو سکے، اُتنا بہتر ہے۔
 "اُس کے گرد چکر لگاؤ"

اور لازم ہے کہ یہ مُعائنہ بار بار کیا جائے۔
 مجھے اندیشہ ہے کہ بعض لوگ خُدا کی کلیسیا کو نہایت کم اہمیت دیتے ہیں۔
 ،میری مراد یہ ہے کہ جب وہ دُنیا کے کاروبار، سلطنت، اور عام حالات سے بخوبی واقف ہوتے ہیں
 تو اُنہیں شاید یہ بھی علم نہ ہو کہ اُن کی اپنی کلیسیا میں کتنے نئے اراکین شامل ہوئے ہیں۔
 یقیناً وہ کلیسیا کے دیگر حصّوں کے بارے میں بہت کم جانتے ہیں، اور شاید جتنا جانتے ہیں، اُس سے بھی کم پرواہ رکھتے ہیں۔
 لیکن صیون کے باشندوں کا حال ایسا نہ ہونا چاہیے؛
 ،جب خُدا کے خادم اُس کے پتھروں کو پسند کرنے لگیں گے، اور اُس کی خاک پر بھی مہربان ہوں گے
 تب صیون پر رحم کرنے کا وقت آ پہنچے گا۔
 جب خُدا کی کلیسیا سے متعلق چھوٹی سے چھوٹی بات بھی صیون کے باشندوں کے لیے باعثِ وقعت ہو گی۔

،بار بار، اے عزیزو، صرف اپنے ہی معاملات پر نگاہ نہ رکھو
 بلکہ دوسروں کی خیراندیشی میں بھی شریک ہو۔
 :کیا کلام یہ نہیں فرماتا
 :صیون کے گرد گشت کرو؟"
 :اور پھر بڑھا کر کہتا ہے
 "اُس کے چکر لگاؤ"
 ،یعنی جب ایک بار تم چکر لگا چکو، تو اُسے پھر دہراؤ
 پھر سے، اور بار بار۔
 ،یوں خُدا کی کلیسیا کے لیے دل سوزی رکھتے ہوئے
 مُلک میں مسیح کے عظیم مشن کی حالت کا جوش و غیرت کے ساتھ مُعائنہ کرو۔

—اور تُمہارا یہ مُعائنہ غور و فکر سے پُر ہو
 اُس کے بُرجوں کو گنو۔"
 ،تفصیل پر دھیان دو
 ،بُرجوں کو شمار کرو

سوچ و تدبیر کو اس عمل میں شامل کرو۔
 صرف ایک سرسری نگاہ ڈال کر نہ کہو،
 "میں نے تو شہر کو دیکھا، مگر سچ کہوں تو یہ نہ جان سکا کہ کتنے بُرج تھے"
 بلکہ اُس کلیسیا کی تفصیل کا مطالعہ کرو جس کے تم رکن ہو
 اور اپنے بھائیوں کی انفرادی ضرورتوں کا خیال رکھو۔

ممکن ہے کوئی برگشتہ رُوح ہو جسے واپس لانا اور اُس پر خوشی منانا ہے
 ،کوئی غمگین ہو جسے تسلی دینی ہے
 ،کوئی طالبِ حق ہو جسے راہ دکھانی ہے
 یا کوئی کمزور دل ہو جسے حوصلہ دینا ہے۔
 اُس کے بُرجوں کو خوب دھیان سے دیکھو۔"
 عبرانی میں فرمایا گیا: "اپنے دل کو اُن کی طرف لگا دو"
 خُدا کی کلیسیا کی بھلائی کو کبھی بھی کسی دوسری چیز کے مقابلے میں ثانوی نہ سمجھو۔
 اگر کلیسیا ترقی کرے اور مسیح کو جلال ملے، تو باقی سب کچھ حقیر ہے؛
 لیکن اگر اسرائیل کی فوجوں کو شکست ہو، تو مسیحی کے لیے کوئی دلاسہ باقی نہیں۔

اور خُدا کی کلیسیا کا مُعائنہ ہمیشہ دلی جوش سے کرو۔
 —"اُس کے محلات پر غور کرو"
 صرف سرسری نظر نہ ڈالو؛
 ہفتہ وار مذہبی اخبار پڑھ لینا جس میں تمہاری صیّوں کی کچھ چھوٹی چھوٹی خبریں درج ہوں
 یہ کافی نہیں؛

بلکہ اچھی طرح سے غور کرو۔
 کاش! خُدا ہمیں بہت سے ایسے مردانِ خُدا دے
 ،جو چھپ کر کلیسیا کی حالت پر فکر و افسوس کریں
 محبت اور جوش کی کمی پر آہیں بھریں۔
 ،احیائے دین کی موج گویا ہم پر سے گزر گئی ہے
 اور ہم اُس ساحل کی مانند ہو گئے ہیں
 جسے سمندر اپنی پوری شدت سے چھوڑ چکا ہو۔
 ایسے حکیم مردانِ فہم درکار ہیں
 جو وقتوں کی سمجھ رکھیں
 اور "جانیں کہ اسرائیل کو کیا کرنا چاہیے"۔

ہم میں سے ہر ایک، جو خُداوند سے محبت رکھتا ہے
 ،اور جو اُس شہر میں شہری کی حیثیت سے حصّہ رکھتا ہے
 اُسے چاہیے کہ اُس کے مفادات پر خلوص سے غور کرے
 ،اور اُنہیں بڑھانے کی کوشش کرے
 ،اُول اُنہیں اچھی طرح جاننے کی
 تاکہ اُن کی خدمت میں اپنا حصّہ ادا کر سکے۔
 ،اگرچہ یہ نصیحت بعض لوگوں کو سادہ اور معمولی سی لگے
 لیکن میں کس قدر تمنا رکھتا ہوں
 ،کہ کاش ہم سب اس پر عمل کرتے
 تو ضرور اس کے بڑے عملی نتائج برآمد ہوتے۔

ایسے لوگ بھی ہیں جو کلیسیا میں پیش آنے والی ہر بات میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔
 ،اگر کوئی میٹر بیرون ملک جا رہا ہو
 تو اُن کی دعائیں اُس کے ساتھ ہوتی ہیں؛
 ،اگر کوئی نیا آواز اُٹھانے والا خُداوند کے لیے پیدا ہو
 تو وہ اس پر سونا ملنے سے زیادہ خوش ہوتے ہیں۔
 یہی لوگ صیّوں میں ماتم کرنے والے ہوتے ہیں
 ،جب خوشخبری پورے طور پر نہیں سنائی جاتی
 ،جب دُعائیں اجتماعوں میں حاضری کم ہو

،جب توبہ و ایمان کی خبریں معدوم ہوں
جب دُنیا داری کلیسیا پر غالب آئے۔
،اور جتنا زیادہ ہمیں ایسے لوگ میسر ہوں
،اتنا ہی بہتر

—کیونکہ یہی کلیسیا کا خلاصہ اور فخر ہیں
،وہ جو یروشلم کے گرد چکر لگاتے ہیں
،جو اُس کے بُرجوں کو شمار کرتے ہیں
اور اُس کے محلات پر غور کرتے ہیں۔

:اب اُو ہم اپنی ہی دی گئی ایک ہدایت پر عمل کریں
یعنی ایک بات کو تفصیل سے لینا۔

،پس اس آیت کو تفصیل سے لیتے ہوئے

سب سے پہلے ہے
—”صیّون کے گرد گشت کرو“

جس کا مطلب میں یہ لیتا ہوں کہ اُو ہم خود کلیسیا کا مُعائنہ کریں؛
اُسے اپنا مطالعہ بنائیں—اکثر اُس پر سوچ بچار کریں۔

خُدا کی کلیسیا کیا ہے؟

وہ کس بنیاد پر قائم ہے؟

،وہ ایک چٹان پر تعمیر کی گئی ہے

اور ”پاتال کے پہاڑ اُس پر غالب نہ آئیں گے۔“

،خُدا کی کلیسیا اُس کی غیر متغیر محبّت پر قائم ہے

اُس ازلی ارادہ کے مطابق

جو اُس نے مسیح یسوع میں عالم کی بنیاد رکھنے سے پہلے کیا تھا۔

خُدا کی کلیسیا ازل کی حکمت لامتناہی سے مُرتب کی گئی۔

،یہ آدمیوں کی بنائی ہوئی کوئی انجمن نہیں

،کہ جو اپنی مرضی اور باہمی مشورہ سے یکجا ہو جائیں

اور یوں محض ایک اتفاقی اجتماع بن جائے۔

،یہ انسان کی عقلمندی اور چالاکی سے بنائی گئی تنظیم نہیں

بلکہ سچی کلیسیا کو خُدا نے ازل میں مُقرّر فرمایا۔

وہی اُس پیکل کا معمار اور تعمیر کنندہ ہے

جس میں وہ خود سکونت پذیر ہے۔

،صرف اُس منصوبے کی کلی تصویر ہی اُس نے نہ بنائی

بلکہ اُس کے ہر نقش و نگار، ہر خط و زاویہ کو بھی اُس نے طے کیا۔

ہاں، اُس کے ہر پتھر کو بھی؛

،کون سا پتھر کہاں سے نکالا جائے گا

،کیسے تراشا جائے گا

—کب اور کہاں رکھا جائے گا

سب کچھ اُسی کے ابدی ارادے اور پاک مرضی کے ماتحت ہے۔

خُدا کی کلیسیا میں اُس کی الہی مرضی اور ازلی منشا کی جھلک

،ابتداء سے آخر تک نمایاں ہے

،اور ہم پر لازم ہے کہ اکثر اُس کی بنیادوں پر نظر ڈالیں

اور اُس معمار کبیر کو یاد رکھیں

جس نے سب کچھ بنایا۔

،یہ خُدا کی کلیسیا، جتنا کچھ اب تک تعمیر ہو چکی ہے

صرف خُدا کی قدرت سے بنی ہے۔

،اوزار استعمال ہوئے ہیں

مگر قدرت فقط خُدا ہی کی رہی۔

ہے شک کاریگر اور دانا معمار بھی ہوئے
لیکن یہ سب فقط اُس عظیم معمار کے خادم تھے
جو سب کا خالق ہے۔

— "جس نے سب چیزیں بنائیں وہ خُدا ہے"
یہ کلیسیا کے حق میں بدرجہا زیادہ سچ ہے۔
اگر کوئی اور عمارت انسانی زور سے کھڑی کی گئی ہو
تو وہ لازماً اپنی جگہ سے ڈھ جائے گی۔
صرف وہی عمارت قائم رہے گی
جسے خُدا نے تعمیر کیا۔

آدمیوں کے سب کام فنا ہو جائیں گے
اور شاید جتنی جلد ہو، اتنا بہتر
کیونکہ لکڑی، گھاس اور بھوسا
اُس عمارت کی خوبصورتی اور تکمیل کو نقصان پہنچائیں گے
جس کی بنیادیں بیش قیمت پتھروں پر رکھی گئی ہیں
اور جس کی دیواریں اُس دن جواہرات کی مانند چمکیں گی
جب اُس کا سرفراز پتھر نعرۂ شادمانی کے ساتھ لایا جائے گا
"افضل، فضل ہو اس پر"

کلیسیا ایک عجیب فن تعمیر ہے
— اور واقعی قابل دید
کیونکہ دوسری عمارات کی مانند
یہ محض مادی طاقت سے قائم نہیں
بلکہ زندہ پتھروں سے بنی ہے۔
زندگی اُس کی ہر اک اینٹ میں رواں ہے۔
ہم نے عظیم الشان عمارتیں دیکھی ہیں؛
جب میں میلان کے کلیسا کو دیکھتا ہوں
تو گویا ایسا محسوس ہوتا ہے
— کہ یہ زمین سے کسی معجزاتی بارش کے سبب آگیا ہو
! اتنا حسین منظر
مگر آخر کو ہر پتھر، پتھر ہی تھا۔

لیکن خُدا کی کلیسیا
ایک الہی، معجزاتی باتھ سے پروان چڑھی ہے؛
اور اُس کا ہر پتھر
بنیاد سے لے کر کلس تک
زندگی سے لبریز ہے۔
! کیا ہی حیرت انگیز ہیکل
! ایک زندہ خُدا کی سکونت کے لائق
وہ کیسے اُن ہیکلوں میں سکونت کرے
جو باتھوں سے بنائے گئے
جو لوہے، خاک اور راکھ کے ستونوں پر قائم ہوں
جنہیں حقیر استعمال کے لیے پیدا کیا گیا؟
نہیں! وہ وہاں سکونت کرتا ہے
جہاں دل جذبات سے دھکتے ہوں
جہاں عقل معرفت سے روشن ہو
جہاں پاکیزگی، سلامتی اور خوشی
چمکتے ہوئے پتھروں کی مانند جلوہ گر ہوں۔
یہ ایک ہیکل ہے زندہ پتھروں کی
پس تُو بجا طور پر اُس کے گرد گشت کرے۔

اُس ہیکل کی تاریخ بھی نہایت جلیل ہے۔
 عجیب عمارتوں کے ساتھ عجیب داستانیں وابستہ ہیں۔
 اگر اسٹون بینچ کے پتھر بول سکتے
 !تو کیا کچھ نہ کہتے
 ،اگر اہرام مصر اپنی پرہیزگار خاموشی کو توڑ سکتے
 !تو کیسے راز افشا کرتے
 —کرناک اور بعلبک کے وہ دُور افتادہ معبد
 !کیا کچھ انہوں نے نہ دیکھا
 ،کتنی فوجیں اُن کے پاس سے گزریں
 !کتنی قومیں اور نسلیں اُن کے سائے تلے مٹ گئیں

،لیکن یہ صیّون
 —یہ زندہ خُدا کا مسکن
 !اس کی تاریخ کیا ہی عظیم ہے
 !اس کا آغاز کہاں سے ہوتا ہے؟
 ازل سے، جب خُدا نے اُسے مقرر کیا۔
 انسانی تاریخ کے ہر ورق پر
 اُس کا نقش نمایاں نظر آتا ہے۔

،کیا ہی جلال سے چمکتی ہے وہ بحرِ قلزم پر
 ،جب خُدا زعوان پر آفتیں نازل کرتا ہے
 !اور سمندر میں اژدہا کو چُور چُور کرتا ہے
 کیا ہی درخشاں ہوتی ہے کلیسیا
 ،جب داؤد اور اُس کی فتوحات کا ذکر آتا ہے
 یا جب ستخیریب اور اُس کے لشکر
 !انتقام لینے والے فرشتہ کے ہاتھ سے ہلاک ہوتے ہیں

کلیسیا کی تاریخ
 ایسی کئی تاریخوں کا مجموعہ ہے
 جو سب کی سب معجزاتی ہیں؛
 —کیونکہ مسیحی کلیسیا بذاتِ خود ایک معجزہ ہے
 —یہ موت کے پیچ میں زندگی ہے
 ،نہ صرف قبر میں زندگی
 !بلکہ موت کے عین وسط میں زندگی

،یہ روحانی زندگی جو ان فانی بدنوں میں ہے
 وہ بھی اسی قسم کی ہے؛
 !مگر اے بھائیو
 مجھے اندیشہ ہے کہ ہم کلیسیا کی تاریخ پر بہت کم گو ہیں۔
 ہم تو اکثر یہ سنتے ہیں
 ،کہ محبّ وطن اپنے آبا کی شجاعت بھری داستان گاتے ہیں
 جب اُنہوں نے دشمن کے خلاف لڑائیاں لڑیں۔
 ہمیں چاہیے کہ ہم زیادہ بار
 —موسیٰ اور برّہ کے گیت گائیں
 ،کہ خُداوند خُدا نے اپنے لیے فتح پائی ہے
 اور اپنی اُمت کو فتح اور آرام بخشا ہے۔

،کلیسیا واقعی قابلِ دید ہے
 کیونکہ اُس کی تاریخ نہایت تابناک ہے۔

لیکن سب سے بڑھ کر، کلیسیا کو ہماری نظر غائر سے دیکھے جانے کا سبب اُس کی خاطر ہے جو اُس میں سکونت پذیر ہے۔

اور کسی اور مقام کے بارے میں یہ نہ کہا جائے گا
"یہاں یہوویہ خاص طور پر اور جلال سے جلوہ گر ہے۔"
مجھے معلوم ہے کہ لوگ اپنے نقش و نگار سے بھرے ہوئے چہتوں
اور اپنے بلند و بالا ستونوں والے کلیساؤں پر فخر کرتے ہیں
اور خیال کرتے ہیں کہ ان سے الہی حضوری لازم آتی ہے
مگر وہ خدا اُن عمارتوں کے اندر اتنا ہی ہے جتنا باہر۔
خدا اونچے پہاڑ پر بھی ملتا ہے اور گہری وادی میں بھی
اور جہاں واعظ کسی گاؤں کی سبز زمین پر لکڑی کے ٹکڑے پر کھڑا ہو کر کلام کرے
وہ جگہ بھی اتنی ہی مقدس ہے
جیسے کہ ہزار برس سے وہ جگہ صرف حمد و دعا ہی کی آوازیں سنتی آئی ہو۔

اب کوئی مادی مقام مقدس نہیں؛
یہ سب شریعت کے فقیر اصول تھے۔
لیکن اُس زندہ کلیسیا میں
جو مرد و زن پر مشتمل ہے
جو رُوح القدس سے نئی پیدائش پا چکے ہیں
وہاں یہوویہ خاص طور پر جلوہ گر ہے
آسمان پر بھی، اور زمین پر چھوٹے سے اُس آسمان میں بھی
جہاں اُس کی برگزیدہ قوم کے درمیان
اُس کے ابدی ارادہ کے مطابق اُس کا مسکن ہے۔

گھنٹوں صرف کلیسیا پر گفتگو کی جا سکتی ہے
لیکن پہلے کلام پر اب کافی ہو چکا
"اصیوں کے گرد گشت کرو"

اے بھائیو،
اب میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ
اصیوں کے نمایاں برجوں پر نظر کرو
"اُس کے بُرجوں کو گنو"
کیا اگر میں کہوں کہ یہ بُرج
اُن خوشخبری کی تعلیمات کی نمائندگی کرتے ہیں
جو کلیسیا کے گرد مضبوطی سے کھڑے ہیں
تاکہ اُس کے باشندوں کی حفاظت اور تقویت ہو
تو کیا میں خیالی تصور کا مرتکب ٹھہروں گا؟
برگز نہیں۔

دشمن نے ہمیشہ ان تعلیمات کو برجوں کی مانند سمجھا ہے
کیونکہ ایمان کی راستبازی کے برج پر
صدیوں جنگ برپا رہی۔
ہمارے مُصلحین نے مدتوں اُس برج کے گرد
ایک دیوار کی مانند کھڑے ہو کر
اُس کی حفاظت کی۔
پوری لڑائی گویا اُسی مقام پر مرکوز رہی۔

وقت کے ساتھ محاذ بدلتے گئے،
اور آج بھی لڑائی جاری ہے۔
کبھی ہمیں اپنے مُبارک خداوند کی الوہیت کے لیے لڑنا پڑا
کبھی پاک کلام کی کامل اور الہامی صداقت کے لیے۔
کلیسیا کی فصیل کے احاطہ میں

ایسا کوئی برج نہیں
جو محاصرہ سے نہ گزرا ہو
اور ہر ایک نے دشمن کی یلغار کا زور سہا ہے۔
لیکن بہتر یہ ہوا کہ
صیّوں کے لشکر جب اُٹھ کھڑے ہوئے
تو زور آوروں کی ڈھالیں خاک میں گر گئیں
اور دشمن پسپا ہو گیا۔

کیا یہ بُرج کلیسیا کے دیدہ بانی کی جگہوں کی بھی نمائندگی نہیں کرتے؟
"اُس کے بُرجوں کو گنو"
خُدا کے نگہبان وقت کو پرکھنے اور آنے والے خطرات کو دیکھنے کہاں جاتے ہیں؟
کیا وہ شراکت کی کوٹھری
دُعا کی جگہ
اور پاک کلام کی تعلیم گاہ میں داخل ہو کر
خُدا کے قریب نہیں ہوتے؟
اور پھر وہ دور تک دیکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں
اور جان لیتے ہیں کہ دشمن کہاں سے حملہ کرے گا۔
یقیناً آج کے دور میں منبر
نگہبانوں کا بُرج بننا چاہیے۔
جب تک یہ وفاداری سے قائم ہے
دشمن کا کوئی حملہ غالب نہ آئے گا۔

رومن کیتھولک پادریوں نے کبھی کرومماخر سے کہا تھا
"جب تک تم یہ بولنے والا صندوق نہیں بٹاتے، ہم تمہیں مٹا نہ سکیں گے۔"
پس مسیحی کو چاہیے
کہ وہ کلیسیا کے برجوں کو گنے
تعلیمات کی نگرانی کرے
انہیں سیکھے، سمجھے
اور اُن کا دفاع کرنا جانے۔
— ہر ایماندار، انجیل کے خادم کے لیے دعا کرے
— بھائیو، اُس کے لیے دعا کرو
برجوں کو گنو
اور اگر کوئی بُرج تمہیں کمزور نگہبانوں سے خالی نظر آئے
تو دُعا کرو کہ خُدا اپنے فضل سے
اُس مقام پر زور آور مردانِ حق کو کھڑا کرے
جو پاک صیّوں کا دفاع کریں۔

اور اگر کوئی مقام تمہیں ایسا ملے
جس پر کوئی برج نہ ہو
تو اُس کے لیے غور و دُعا سے سوچو
اور اُسے خُدا کے حضور
اپنی فکر مندی کے ساتھ یاد رکھو۔

لیکن اب میں تمہیں آگے لے چلتا ہوں
کیونکہ وقت تیزی سے گزرتا ہے۔
تمہیں دعوت دی گئی ہے
کہ صیّوں کے فصیلوں کا معائنہ کرو
"اُس کی فصیل پر دِل لگا کر نظر کرو"

—یہ فصیلیں مکمل طور پر شہر کو گھیرے ہوئے ہیں
یہ گڑھ، خندقیں، اور قلعہ بندیاں ہیں۔
اب خُدا کی کلیسیا کی فصیلوں کو غور سے دیکھو۔

ازلی باپ نے خود
—ایک فصیل کھڑی کی ہے
—یعنی اُس کا ابدی ارادہ
کون اُسے ناکام کر سکتا ہے؟
—ابدی عہد
کون اُسے باطل کر سکتا ہے؟
—وعدہ اور قسم
وہ دو ناقابلِ تبدیل چیزیں
—جن میں خُدا جھوٹ بول نہیں سکتا
کون اُن پر یلغار کر سکتا ہے؟
کون اُنہیں توڑ سکتا ہے؟
ہم اُن کے پیچھے محفوظ ہیں۔

—خُدا کی قدرت
کون اُسے زیر کر سکتا ہے؟
—خُدا کی حکمت
کون اُسے چکمہ دے سکتا ہے؟
—خُدا کی حضوری
کون ہم سے اُسے چھین سکتا ہے؟
—خُدا کی محبت
کون ہمیں اُس سے جُدا کر سکتا ہے؟
یہ سب ہمارے صیّوں کی قلعہ بندیاں ہیں۔

،جب ہمارے دشمن ان پر نظر ڈالتے ہیں
تو وہ ڈر کر پلٹتے ہیں۔
،خُدا، جو مُبارک ہے
اُس نے بھی محاصرہ کی فصیلیں بنائیں
،اُس نے اپنی بیش قیمت قربانی پیش کی
اور کلیسیا اور بلاکت کے درمیان
اُس کے کفارہ بخش خون کی مکمل ندی بہتی ہے۔

،کون، کسی بھی طریقے سے
اُس کفارے کو باطل ٹھہرا سکتا ہے؟
یا صلیب کو بے اثر کر سکتا ہے؟

لیکن سب سے اعلیٰ سبب جس کے باعث ہمیں کلیسیا کا معائنہ کرنا چاہیے، وہ یہ ہے کہ وہ اُس کی سکونت گاہ ہے جو ابدالآباد
خُداوند ہے۔

کسی اور مقام کے بارے میں یہ نہ کہا جائے گا کہ "یہاں خُداوند خاص طور پر جلال سے سکونت کرتا ہے"۔
میں جانتا ہوں کہ آدمی اپنے منقش چھتوں اور اونچے ستونوں والے کلیساؤں پر فخر کرتے ہیں، اور گمان کرتے ہیں کہ وہاں خُدا
کی حضوری ہے، لیکن خُدا اُس عمارت میں اتنا ہی ہے جتنا کہ باہر۔
خُدا کو پہاڑ کی چوٹی پر بھی پایا جا سکتا ہے، جیسے کہ وادی میں، اور جہاں کوئی مبشر محض لکڑی کے تنے پر کھڑا ہو کر
کسی گاؤں کی چراگاہ پر کلام کرتا ہے، وہ جگہ بھی اتنی ہی مقدّس ہے جیسے کہ وہ مقام جس نے ہزار برسوں تک صرف
عبادت اور دعا کی آواز سنی ہو۔

اب مقدّس مقامات نہیں رہے؛ وہ تو شریعت کے غریب عناصر تھے، لیکن زندہ کلیسیا میں—جو مردوں اور عورتوں سے مل کر
بنی ہے، جنہیں خُدا کے روح سے نئی پیدائش ملی ہے—وہاں یہوواہ خاص طور پر سکونت کرتا ہے: آسمان میں، اور اُس چھوٹے
آسمان میں جو زمین پر اُس کے برگزیدگان کے درمیان ہے، جنہیں اُس نے اپنی مرضی کے مطابق چُنا۔

"کئی گھنٹے کلیسیا پر بات کی جا سکتی ہے، لیکن اب ہم اُس پہلے فقرے پر رُکیں: "صیّوں کے گرد پھرو۔"

اے بھائیو، اب میں تمہیں دعوت دوں گا کہ صیّوں کی فصیلوں پر اُس کے نمایاں برجوں کو دیکھو۔

اُس کے برجوں کا شمار کرو۔"

کیا میں خیالی سمجھا جاؤں گا اگر میں یہ کہوں کہ یہ برج انجیل کے اُن عقائد کی نمائندگی کرتے ہیں جو کلیسیا کے گرد نمایاں طور پر کھڑے ہیں، تا کہ شہریوں کی حفاظت اور تقویت کا سبب ہوں؟

یقیناً نہیں

دشمن نے ہمیشہ انہیں برجوں کی مانند دیکھا ہے، اور انہوں نے اُن پر پے در پے حملے کیے ہیں۔

مذّت تک ہمارے مصلحین راستبازی بذریعہ ایمان کے برج کے گرد دیوار کی مانند کھڑے رہے، اور تمام معرکہ اُسی عقیدے کے گرد برپا رہا۔

وقت کے ساتھ معرکہ کی جگہ بدلی—اور یہ آج بھی بدلتی رہتی ہے۔

کبھی ہمیں اپنے مبارک خُداوند کی الہیت کے لیے لڑنا پڑا، اور کبھی پاک کلام کے مکمل اور الہی الہام کے لیے۔

کوئی برج ایسا نہیں ہے جو کلیسیا کی دیوار میں ہو، جس نے محاصرہ نہ جھیلا ہو، جس پر دشمن کا دباؤ نہ آیا ہو؛ لیکن بہتر یہ کہ، زیوں کے سپاہیوں نے دشمن کو شکست دے کر، زور آوروں کی سپر کو بے وقعت کر دیا۔

کیا یہ برج کلیسیا کے مقام نگرانی کی نمائندگی بھی نہیں کرتے؟

—اُس کے برجوں کا شمار کرو"

خُدا کے نگہبان کہاں جاتے ہیں وقتوں کے حالات دیکھنے، اور دشمن کے آنے والے حملے کی پیش بینی کے لیے؟ کیا وہ عبادت کے حجرہ میں نہیں جاتے، دعا کے مقام پر، پاک کلام کی تعلیم کے پاس، اور خُدا کے قریب نہیں ہوتے؟ تب ہی وہ دور دیکھ سکتے ہیں، اور دشمن کی چالاکیوں کو پہچان سکتے ہیں۔

یقیناً میں غلط نہ ہوں گا اگر کہوں کہ ہمارے وقتوں میں منبر کو نگہبانوں کا بُرج بننا ہو گا۔

جب تک وہ وفاداری سے قائم رہے گا، دشمن کا کوئی بھی حملہ غالب نہ آئے گا۔

سے کہا: "جب تک تم اُس بولنے والے صندوق کو بند نہ کرو، (Krummacher) جیسے رومن کیتھولک پادریوں نے کرماخر "ہم تمہیں کبھی مغلوب نہ کر سکیں گے۔"

،پس، مسیحی، جا، اور کلیسیا کے برجوں کو گن

،عقائد پر نگاہ رکھ

،انہیں سیکھ

،انہیں سمجھ

اُن کا دفاع کرنے کا بُنر حاصل کر۔

ہر مسیحی کو انجیل کے خادم کے لیے دُعا کرنی چاہیے۔

اے بھائیو، اُس کے لیے دُعا کرو؛ برجوں کا شمار کرو؛

اور اگر تم دیکھو کہ کوئی بُرج کمزور ہے، اُس میں نگہبان کم ہیں

،تو خُدا کے فضل کی درخواست کرو کہ وہ زور آور مردوں کو اُٹھائے

مقدس زیوں کے دفاع کے لیے۔

،اور اگر کوئی مقام ایسا ہو جہاں بُرج نہ ہو

،تو اُسے سوچو

،دُعائیہ طور پر اُسے یاد رکھو

اور اُسے خُدا کے حضور اپنی فکر کا مرکز بنا دو۔

لیکن اب مجھے تمہیں آگے لے جانا ہے، کیونکہ وقت تیز گزر رہا ہے۔

تمہیں دفاعی فصیلوں کے معائنہ کی دعوت دی جاتی ہے

اُس کے کنگروں کو غور سے دیکھو۔"

یہ کنگرے شہر کے گرد پوری طرح پھیلے ہوئے ہیں—یہ خندقیں، کھائیاں، اور قلعہ بندیاں ہیں۔

اب خُدا کی کلیسیا کی ان فصیلوں کو غور سے دیکھو

—خُدا ازلی باپ نے ایک دفاعی خط بنایا ہے
 ازلی ارادہ—کون اسے باطل کرے گا؟
 ابد تک کا عہد—کون اسے کالعدم ٹھہرائے گا؟
 وعدہ اور قسم—وہ دو ناقابلِ تغیر چیزیں جن کے سبب خُدا کا جھوٹ بولنا ناممکن ہے—کون انہیں توڑے گا؟
 ہم اُن کے پیچھے محفوظ ہیں۔

خُدا کی قدرت—کون اُسے مغلوب کرے گا؟
 خُدا کی حکمت—کون اُسے چالاکی سے ہرا سکے گا؟
 خُدا کی حضوری—کون ہمیں اُس سے محروم کرے گا؟
 خُدا کی محبت—کون ہمیں اُس سے جدا کرے گا؟
 یہ سب زیوں کی فصیلیں ہیں۔

جب ہمارے دشمن اُن پر نگاہ کرتے ہیں، تو یقیناً خوف سے پیچھے ہٹتے ہیں۔

خُدا، مبارک و برتر، نے محاصرہ کی لکیریں بھی بنائیں۔
 اُس نے اپنا بیش قیمت کُفارہ پیش کیا؛
 اور کلیسیا اور ہلاکت کے درمیان اُس کے کُفارہ بخش خون کی مکمل ندی بہہ رہی ہے۔
 کون اسے باطل کرے گا؟
 کون صلیب کو بے اثر بنا سکے گا؟

اور کلیسیا اور دشمن کے درمیان، یسوع مسیح کی راستبازی کی پینٹل کی دیوار کھڑی ہے۔
 خُدا اپنے پیارے بیٹے کے کام کو کبھی نہ بھولے گا۔
 لوہے سے بھی زیادہ مضبوط ہے یسوع مسیح کی شفاعت۔
 زیوں کی خاطر وہ کبھی خاموش نہ ہوگا، بلکہ دن رات اُن کے لیے فریاد کرے گا
 جب وہ آزمائے جائیں، تاکہ اُن کا ایمان نہ گرے۔

لیکن وہاں اُس کا درمیانی عمل بھی ہے—ایک آگ کی دیوار کی مانند۔

آسمان اور زمین کی تمام قدرت مجھے دی گئی ہے—"کون کلیسیا پر حملہ کرے گا جبکہ اُس کے پاس ساری قدرت ہے؟"

یقیناً یہ ہیں:

"!عظیم پہاڑوں کے قلعے ہماری قیام گاہ ہوں گے"

،اور پھر وہ وعدہ جو مسیح کی بادشاہی کے متعلق ہے
 کہ وہ آنے والے دنوں میں قدرت سے آئے گا اور اپنی اُمت کو اپنے پاس لے لے گا۔
 ،یہ وعدہ کلیسیا کی حفاظت کی یقینی ضمانت ہے
 تاکہ ظہور کے دن اور خُدا کے بیٹے کے ظاہر ہونے تک وہ محفوظ رہے۔

کلیسیا کے گرد بھی، روح القدس نے اپنی فصیل کھینچی ہے۔
 پہلے تو وہی اُس کا خالق ہے، اور اُس دن سے اُس نے اُسے محفوظ رکھا ہے۔
 یہ اُسی کا کام ہے کہ وہ روحانی تعلیم مہیا کرے؛
 اُسی کا ہے کہ وہ مسیح کی باتیں لے اور کلیسیا پر ظاہر کرے؛
 ،اُسی کا ہے کہ وہ تسلی دے
 ،اُسے مقدس کرے
 اور اُسے کامل بنائے۔

اُس کے تمام فضل بخش اثرات اور اعمال دشمن کے حملوں کے خلاف دفاع ہیں۔

ابا! با! اے زیوں کے دشمن
 ،اگر تَجھے ہم جیسے کمزور انسانوں سے سروکار ہوتا

تو تُو ہمیں جلد مغلوب کر لیتا۔
تیری سُبک فہمیاں اور دنیوی حکمت ہمیں شکست دے سکتی تھی
لیکن روح القدس ہمارے ساتھ ہے
اور ہمارے اندر ہے؛
اور ہم تجھے اُس حکمت سے جواب دیں گے
جسے تُو نہ جھٹلا سکے گا، نہ رد کر سکے گا۔

"سب سے بہتر یہ ہے"، یوحنا ویسلی نے کہا، "کہ خُدا ہمارے ساتھ ہے۔"
"اِخُدا ہمارے ساتھ! خُدا ہمارے ساتھ!"
یہ ہماری فتح مند فوج کا نعرہ ہے۔
،عمانواہل—"اسی نام سے ہم غالب آتے ہیں"
اسی نام سے ہم فتح یاب ہوتے ہیں۔

پس اے بھائیو، دیکھو
:اُس کے گنگروں کو غور سے دیکھو
،باپ، بیٹا، اور روح القدس نے کلیسیا کو مکمل طور پر مضبوط کیا ہے
اور اُسے دفاع فراہم کیا ہے۔

—اب چوتھے مقام پر تمہیں اُس کے محلات کو دیکھنے کی دعوت ہے
جس پر صرف ایک لفظ

،یقیناً زیون کے گھر اُس کی دیواروں کے اندر ہیں
اور اسی طرح ایمانداروں کی عبادت گاہیں اور ملاقات گاہیں بھی دفاع کے دائرہ کے اندر واقع ہیں۔

کیا یہ جھونپڑیاں ہیں؟
کیا یہ ہے، "اُس کی جھونپڑیوں کو دیکھو؟"
!نہیں
کیا یہ ہے، "اُس کے خیراتی گھروں پر غور کرو؟"
:نہیں، بلکہ

"اُس کے محلات پر غور کرو۔"

محلات اُن کی سکونت گاہ ہیں جنہیں دنیا کی دولت، رُتبہ، اور عزت حاصل ہو۔

تو کیا میں یہ سمجھوں کہ خُدا کے لوگ دولت مند ہیں؟
،دنیاوی دولت میں نہیں
،فانی سونے اور چاندی میں نہیں
—بلکہ اُس سے بہتر چیزوں میں
،ایمان میں مالدار
،فضل میں مالدار
اور خُداوند کی شفقت میں مالدار۔

تو کیا میں سمجھوں کہ خُدا کے لوگ عزت دار بھی ہیں؟
،دنیاوی عزت میں نہیں
:لیکن خُدا نے فرمایا
"چونکہ تُو میری نظر میں بیش قیمت تھا، تُو معزز ٹھہرا۔"

اور کیا میں یہ بھی مانوں کہ وہ شاہی نسل سے ہیں؟
وہ بادشاہ اور کابن ہیں؟
وہی درحقیقت کائنات کی شاہی نسل ہیں۔

،سلطانی خون اُن کی رگوں میں دوڑتا ہے جو اپنے آپ کو وارث کہتے ہیں نہیں
بلکہ اُن کی رگوں میں ہے جو بادشاہوں کے بادشاہ کے فرزند ہیں۔

پس اُس کے محلات پر غور کرو۔

کہاں ہیں یہ محلات، اور کیا ہیں یہ؟

اے میرے بھائیو،
—اُن جگہوں پر غور کرو جہاں مقدسین عبادت کرتے ہیں
،جہاں وہ دعا اور پرستش کے لیے جمع ہوتے ہیں
وہاں محلات ہیں۔

اُنہیں غور سے دیکھو
،اُن سے محبت کرو
:اور کہو
"اے ربُ الافواج، میرے بادشاہ اور میرے خُدا، تیرے مسکن کیسے دلکش ہیں"

—مسیحی رفاقت کے محلات پر غور کرو
،اگر وہ کسی کھلیار میں بھی ہوں
،جہاں مسیحی جمع ہوتے ہیں
وہ اُسے محل بنا دیتے ہیں۔

—مسیح کے ساتھ رفاقت کا محل بھی یاد رکھو
،جہاں کہیں ہم اُس سے ملاقات کریں
وہیں ہم محل میں ہوتے ہیں۔

—وعدوں کے محلات پر غور کرو
،وہ وعدے جو بیان کیے گئے

:جیسے
وہ تجھے اپنی پروں سے ڈھانکے گا، اور تُو اُس کے پروں کے نیچے پناہ لے گا۔"
،یہ ہماری قیام گاہیں ہوں گی تمام نسلوں کے لیے
اور یہ کسی بھی دنیوی محل سے لامتناہی طور پر بہتر ہیں۔

اُس کے محلات پر غور کرو۔"

یوں میں نے زیون کی دیواروں کے گرد تفصیل سے سیر کی۔

—اب، دوسری بات، مختصراً، یہ ہے

||

خُدا کی کلیسیا سے واقف ہونے کا مقصد کیا ہے؟ :
یہ ہے: "تاکہ تم اُسے آئندہ نسل کو سنا سکو۔" خُدا کی کلیسیا کو لازم ہے کہ جو کچھ خُدا نے ایک نسل کے ساتھ کیا، وہ اگلی کو
سُپرد کرے۔ تُو اور میں، ہمارے آباؤ اجداد نے جو کچھ ہمیں بتایا، اُس سے ہم کس قدر تسلی پاتے ہیں! وہ عجائبات جو زمانہ قدیم
میں خُداوند نے کئے، اور جو نوشتے میں محفوظ ہیں، ہمارے لئے اس زمانہ میں بڑی تسلی کا باعث ٹھہرے ہیں۔

پس لازم ہے کہ ہم اپنے فرزندوں کے لیے وہ سب یادگاریں چھوڑیں جو خُدا نے ہمارے زمانہ میں کیں۔
اصل نکتہ یہی ہے کہ ہر ایماندار کو اپنے زمانے میں خُدا کے کام میں گہری دلچسپی رکھنی چاہیے، تاکہ وہ اپنی اولاد کو، بلکہ
اُن کو جو خُدا کے گھرانے میں پیدا ہوتے ہیں، تعلیم دے سکے۔
نئے ایمانداروں کو سکھاؤ کہ خُدا نے کیا کچھ کیا، اب کیا کر رہا ہے، اور آئندہ اپنی کلیسیا کے لیے کیا کرے گا۔

میں خُدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میرے گرد بہت سے ایسے ایماندار ہیں جو خُداوند یسوع مسیح کے صلیبی کام میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ ایسے لوگ اپنی جگہ ایک ایسی نسل کو چھوڑیں گے جو خُدا کے اسی کام میں انہی کی مانند رغبت رکھے گی۔

لیکن اگر تُم خود بے پرواہ ہو، تو تم سے یہ توقع بھی نہیں کی جا سکتی کہ تم اپنی تجرباتی روایات کو آئندہ نسل تک منتقل کرو گے۔

پس اب میں اُمید کرتا ہوں کہ تم اس بات کا اہتمام کرو گے کہ دُنیا میں خُدا کے اعمال کی وہ تجرباتی شہادت محفوظ رہے، جو اُس نے اپنے لوگوں کے ساتھ ہمارے دَور میں کی ہے، جیسے کہ ایامِ سلف میں کی تھی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ خُداوند نے کیا کچھ کیا۔

پس تم میں سے ہر ایک چلا جائے، اور دوسروں کو وہ سکھائے جو خُدا نے اُسے سکھایا۔ خُدا نے جو قیمتی باتیں خلوت میں تجھ سے فرمائی ہیں، انہیں چھپانے نہ دے، بلکہ چھتوں پر سے ندا دے۔ بے شک، پہلے سیکھنا ضروری ہے — بغیر سیکھے تعلیم نہ دے، لیکن جب سیکھ چکے، تو بلا تاخیر سکھا۔ "ہمیشہ دھیان سے دیکھ — جیسا کہ نوشت ہے: "سو غور سے دیکھ، تاکہ تُو اُسے دوسروں کو سُننا سکے۔"

اے میرے عزیزو! کاش ہماری کلیسیاؤں میں ایسے ایماندار پرورش پائیں جو فہم رکھتے ہوں، جو علم رکھتے ہوں، اور جو خُدا کی کلیسیا کے معاملات میں بصیرت رکھتے ہوں۔

مجھے یقین ہے کہ جس قدر ایمانداروں کو تعلیم دی جائے، اُسی قدر وہ دشمن کے حملوں کو دفع کرنے کے قابل ہوں گے۔ لیکن اگر ہم صرف بے تربیت مرد و زن کو جمع کریں، جو فقط وعظ سننے کو آئیں اور تعلیم حاصل نہ کریں، تو وہ بھیڑوں کے ایسے گلہ بنیں گے، جو جب بھیڑیا آئے گا، تو اُس کا لقمہ بن جائیں گے۔

پس، اے عزیزو! صیّوں کے بُرجوں کو غور سے دیکھو، تاکہ جب تم پر اُن کی حمایت کا وقت آئے، تو تم میدانِ کارزار میں اجنبی نہ ہو

نہ ہی کلیسیا میں یوں اُو جیسے کوئی اجنبی، جو نہ یہ جانتا ہو کہ مسیح کے لیے کیا کرے، نہ یہ کہ مسیح اُس کے لیے کیا کر رہا ہے۔

— اور اب، آخر میں

III

ایک سبب ہے کہ ہم کلیسیا کی تاریخ کو اگلی نسلوں تک کیوں پہنچائیں۔ : خُدا کی محبت کی کہانی ایک نسل سے دوسری نسل کو سنائی جائے "اور سبب یہ ہے: "کیونکہ یہی خُدا ہمارا خُدا ہے ابدالآباد؛ وہی موت تک ہمارا رہنما ہوگا۔"

غور کرو — اگر اسرائیل اپنا خُدا بدل سکتا، تو شاید وہ اُس کی تاریخ کو بھی بھول جاتا مگر چونکہ خُدا ابدالآباد تک یکساں ہے، پس وہ یاد رکھے کہ اُس نے قدیم ایام میں اُس کے لیے کیا کچھ کیا۔ اور چونکہ وہی خُدا ہمارا بھی ہے، پس ہم میں سے ہر ایک وہ یادیں محفوظ رکھے، کہ وہ آئندہ کی اُمیدوں کے لیے مشعلِ راہ ہوں۔

جو خُدا نے بیس برس پہلے کیا، وہ آج بھی ویسا ہی قادر ہے۔ کیا وہ تیری جوانی میں کفایت کرنے والا نہ تھا؟ کیا وہ تیری پیری میں بھی کفایت کرنے والا نہیں؟ اُس میں کوئی تبدیلی نہیں، نہ اُس کے سایہ گردش کا نام و نشان۔

پس یاد رکھ — ماضی کی رحمتیں ایسے کوئلے ہیں جن سے تُو آج کے دن کے لیے شعلہ روشن کر سکتا ہے اور شاید آئندہ نسلیں بھی اُسی آگ کی گرمی سے فیضیاب ہوں۔

اور پھر، ہم خُدا کے کام کو یاد رکھتے ہیں، کیونکہ جب ہم اُسے دوسروں کو سناتے ہیں، تو ہمیں کبھی اُس کا انکار نہ کرنا پڑے گا، کیونکہ خُدا ویسا ہی رہے گا جیسا وہ ہمیشہ رہا ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ کلیسیا خُدا کی اپنی قوم سے معاملات کے متعلق بہت مایوس ہو گئی ہے۔ ہم مشکل سے توقع کرتے ہیں کہ ویسے کام ہوں گے جیسے ابتدائی کلیسیا کے ایام میں ہوتے تھے۔ "کہا جاتا ہے، "وہ تو بہادری کے دن تھے، اب ہم زوال کے دَور میں ہیں۔"

یہ ہمارا خُدا ہے نہ فقط زمانہ کے لیے بلکہ ابدالآباد تک، اور میں برگز "ابدالآباد" کو کسی محدود مفہوم میں لینے کی جرأت نہیں رکھتا۔ کچھ لوگ یہ گمان رکھتے ہیں کہ گویا خدا کسی وقت کے بعد ہمیں آسمان سے خارج کرنا چاہے گا—ورنہ وہ برگز یہ نہ کہتے کہ "ابدالآباد" محض کسی محدود مدت کے لیے ہے۔ یہ اُن جدید بدعتوں میں سے ایک ہے جو اُن فخرزدہ زمانوں میں ظہور میں آئی ہیں۔ لیکن جہاں تک میرا تعلق ہے، میں ایمان رکھتا ہوں کہ "ابدالآباد" کا مطلب حقیقتاً ابدالآباد ہی ہے، اور یہ خُدا ہمارا خُدا نہ فقط صدیوں اور قرون کے لیے بلکہ ابدالآباد تک، اُس جہاں تک جو کبھی ختم نہ ہوگا، اور جو کسی انجام کو نہیں پہنچے گا، ہمارا خُدا رہے گا۔ اور وہ تمام ایام میں یکساں رہے گا۔

"اور وہ موت تک بلکہ اُس سے پار ہمارا راہنما رہے گا۔" اصل عبرانی زبان میں اس عبارت کا ترجمہ محض "موت تک" تک محدود نہیں بلکہ اُسے یوں بھی ترجمہ کیا جا سکتا ہے: "موت سے پار" یا "موت سے آگے"۔ وہ ہمیں یردن کے دریا تک لے جائے گا، اور اُس کے پار بھی، وہ ہمیں کنعان میں داخل کرے گا جہاں ہم ابدی آرام پائیں گے، اور پھر کبھی نکالے نہ جائیں گے۔

پس ہم اُس کے کاموں کا ذکر کیوں نہ کریں، چونکہ وہ ہمیشہ ویسے ہی کام کرتا رہے گا جیسے اُس نے پہلے کیے۔ ہم ابدیت تک اُس کے کاموں کا بیان کر سکتے ہیں، کیونکہ ابدیت کے کسی لمحے میں بھی—اگرچہ اُس میں لمحے ہوں—خُداوند تعالیٰ کی ذات میں کوئی تبدیلی نہیں آ سکتی۔ وہ ہمیشہ نافرمانوں کے لیے عادل خُدا اور اپنے لوگوں کے لیے مہربان خُدا رہے گا، ابدالآباد تک۔

پس اُس کے قدرتی کاموں کا ذکر کرو! اُن کا مطالعہ کرو، اُنہیں سیکھو، اور پھر اُنہیں اپنی زبان سے اس طرح بیان کرو جیسے ایک قلمرو کاتب بیان کرے، یا اگر تم لڑکھڑاتی زبان رکھتے ہو تو گویا گونگے کی زبان تمہارے ساتھ گاتی ہو۔ ہائے! اگر ہم خُدا کی ابدی رحمت کا بیان کریں تو کیسا عجیب مقام ہو! ایسے مضمون پر، وہ جو اب تک خاموش رہے، مقرر ہو سکتے ہیں، کیونکہ خُدا کی کلیسیا کی تاریخ اور خُدا کی محبت کی حکایت ہماری گنگ زبانوں کو کھول سکتی ہے تاکہ ہم اُس کی محبت کا بیان کریں—وہ محبت جو بے کراں اور ناقابل فہم ہے۔

اکاش کہ خُدا کی تمام کلیسیا اُس کے لیے مقرر ہو جائے! کاش کہ تم جو اس کلیسیا سے تعلق رکھتے ہو، بھی ہو جاؤ! اگرچہ میں جانتا ہوں کہ تم میں سے بہترے مختلف جماعتوں سے وابستہ ہو، مگر افسوس! بعض شاید بظاہر اس کلیسیا کے رُکن ہیں، مگر خُدا کی کلیسیا کے رُکن نہیں۔ اور بعض تو یہاں تک کہ خُدا کی کلیسیا کے اقراری رُکن بھی نہیں۔ کاش تم توبہ کرو! کاش تم اُس خوشخبری کو سُنو جس پر تم شُبہ کرتے ہو! یہ پیغام تمہارے لیے بھی ہے "خُداوند یسوع مسیح پر ایمان لا، تو نجات پائے گا۔"

بیہی وہ خوشخبری ہے جس کے لیے اُس نے ہمیں بھیجا، فرماتے ہوئے: تمام جہاں میں جا کر ہر مخلوق کو انجیل کی منادی کرو۔ جو ایمان لائے گا اور بپتسمہ لے گا، وہ نجات پائے گا، مگر جو ایمان "نہ لائے گا وہ مجرم ٹھہرایا جائے گا۔"

خُدا تمہیں برکت دے اور تمہیں نجات بخشے، یسوع مسیح کے وسیلہ سے۔ آمین۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ اسپرژن
اشعیا 12:1-58، یرمیاہ 17:12-30

اشعیا باب 58

آیات 1-2:

بلند آواز سے پکار، دریغ نہ کر، اپنے کلام کو نرسنگے کی مانند بلند کر، اور میرے لوگوں کو اُن کی خطاؤں سے آگاہ کر، اور یعقوب کے گھرانے کو اُن کے گناہوں سے۔

تو بھی وہ روزانہ مجھے ڈھونڈتے ہیں، اور میری راہوں کو جاننے میں خوشی رکھتے ہیں، گویا وہ ایسی قوم ہوں جنہوں نے صداقت کو بجا لایا، اور اپنے خُدا کے حکم کو ترک نہ کیا: وہ مجھ سے عدل کے احکام مانگتے ہیں، اور خُدا کے نزدیک آنے میں خوشی رکھتے ہیں۔

اور یہ کیسا عجب معاملہ ہے، کہ کچھ ایسے بھی ہیں جو خُدا کے فرائض میں خوشی رکھتے ہیں، اور پھر بھی نہایت شرمناک گناہ میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ امر میرے لیے ایک معما ہے۔ میں اُن کے بارے میں سنتا ہوں جو دُعا کی مجلسوں میں شامل ہوتے ہیں، اور اُن میں لطف پاتے ہیں—جو ہر بار جب خُدا کا گھر کھلا ہو، اُس میں پائے جاتے ہیں—اور پھر بھی اُن کے کردار روشنی کی تاب نہیں لا سکتے۔

ایسا گمان ہوتا ہے کہ وہ اپنے گناہوں کے بیان سے اجتناب کریں گے، اور راستباز منادی کو برداشت نہ کریں گے، لیکن نہیں؛ جتنا زیادہ خادم وفادار ہو، اتنا ہی وہ اُس کی منادی سے خوش ہوتے ہیں، اور پھر بھی اپنے گناہوں میں قائم رہتے ہیں۔

اے کیسی اندھی بصیرت ہے یہ، جو نور کو چاہتی ہے، پر اُس سے دیکھنا نہیں چاہتی—ایسے لوگ جو قلیاب اور بہت سا صابن کو ڈھیر کرتے ہیں گویا روٹی سے گھر بناتے ہوں، اور پھر بھی اُس میں bread لیتے ہیں، پر ڈھلنا نہیں چاہتے—جو اپنی گرد سے کھاتے نہیں۔

اے کیسی حماقت کہ بظاہر خوشخبری سے محبت رکھیں، لیکن اُسے دل میں قبول نہ کریں تاکہ اُس کے وسیلہ سے بدلے جائیں۔ دیکھ کہ خُدا اس مذہبی قوم سے کیسے کلام کرتا ہے:

:آیت 3

کیوں ہم نے روزہ رکھا اور تُو نے نہ دیکھا؟ کیوں ہم نے اپنی جان کو دکھ دیا، اور تُو نے اِس کا خیال نہ کیا؟ دیکھو، تم اپنے "روزہ کے دن خوشی تلاش کرتے ہو، اور اپنے سارے کام پورے کراتے ہو۔

"وہ روزہ رکھتے، اور پھر کہتے، "خُدا نے ہمارے روزہ کو قبول کیوں نہ کیا؟ اس لیے کہ اُنہوں نے اپنے غلاموں سے اُس دن بھی مکمل مشقت لی، اُنہیں کوئی راحت نہ دی۔ اور خود بھی، جب ظاہر میں مضمحل دکھائی دیتے، دل ہی دل میں عیش اُڑا رہے ہوتے۔

:آیت 4

دیکھو، تم جھگڑے اور تکرار کے لیے روزہ رکھتے ہو، اور شرارت کے مُگے سے مارتے ہو: تم جس طور سے آج روزہ "رکھتے ہو، اُس سے تمہاری آواز بلند ہو کر آسمان تک نہ پہنچے گی۔

وہ مذہبی مناظروں میں مشغول ہوتے، اور روزہ کے دن عقائد پر جھگڑتے، اور ایک دوسرے پر غضبناک ہوتے، یہاں تک کہ ہاتھ پائی تک آ پہنچتے، اور گمان کرتے کہ ایسا دن خُدا کو مقبول ہوگا۔ ایسا خُدا کیسا ہوگا؟

:آیات 5-6

کیا یہی وہ روزہ ہے جو میں نے چُنا؟ کہ انسان اپنی جان کو دکھ دے؟ کیا یہ ہے کہ وہ اپنے سر کو سرکنڈے کی طرح "جھکائے، اور ٹاٹ اور راکھ بچھائے؟ کیا تُو اسے روزہ اور خُداوند کے لیے مقبول دن کہے گا؟ "کیا یہ وہ روزہ نہیں جو میں نے چُنا—کہ بدکاری کے بندھنوں کو کھولا جائے

یعنی اگر تُو نے کسی آدمی کو ظلم سے قابو میں لیا ہے، اُسے آزاد کر—اگر تُو نے اُس پر ظلم کیا ہے، تو اُسے اُس کا حق دے۔ یہ خُدا کا پسندیدہ روزہ ہے۔

:آیت 6

"—، کہ بھاری بوجھ کو کھولا جائے"

یعنی ایسے مطالبات نہ رکھو جو شرعاً جائز ہوں، لیکن عدل و رحم سے بعید ہوں۔ خُدا کا روزہ یہ ہے کہ "بھاری بوجھ کھولے جائیں۔"

:آیات 6-7

"—، اور مظلوموں کو آزاد کیا جائے، اور ہر جُوع کو توڑا جائے؟ کیا یہ نہیں کہ تُو اپنی روٹی بھوکے کو دے"

"خُدا کا روزہ یہ ہے کہ جو تُو خود کھاتا، وہ دوسروں کو کھلائے۔" اپنی روٹی بھوکے کو دینا۔

:آیت 7

"اور محتاج آوارہ کو اپنے گھر لائے؟ جب تُو ننگے کو دیکھے، تو اُسے کپڑا پہنا دے؛ اور اپنے ہم جنس سے مُنہ نہ چھپا؟"

جب تُو جانتا ہے کہ محتاج تیرے اقربا میں ہیں—اور ایک لحاظ سے ہم سب ایک ہی جنس کے ہیں—اور پھر بھی اُن کی مدد سے انکار کرے، تو روزہ رکھنا محض دکھاوا ہے۔ لیکن اگر تُو ایسا کرے، تو یہ وعدہ ہے

:آیات 8-9

تب تیرا نور صبح کی مانند چمکے گا، اور تیری شفا جلد ظاہر ہوگی: اور تیری صداقت تیرے آگے چلے گی؛ خُداوند کا جلال" تیرا پشت پناہ ہوگا۔
تب تُو پکارے گا، اور خُداوند جواب دے گا؛ تُو فریاد کرے گا، اور وہ کہے گا، دیکھ، میں یہاں ہوں۔ اگر تُو اپنے درمیان سے "جُوے کو دور کرے، اور انگلی سے اشارہ کرنا

یعنی غریب کو حقیر جاننا۔

:آیات 9-11

اور بطالت کی باتیں چھوڑ دے؛ اور اگر تُو بھوکے کے لیے اپنی جان کو نچھاور کرے، اور ذُکھی جان کو سیر کرے؛" تو تیرا نور تاریکی میں چمکے گا، اور تیری تاریکی دوپہر کی مانند ہوگی: اور خُداوند تجھے مسلسل رہنمائی دے گا، اور قحط "میں تیری جان کو سیر کرے گا، اور تیری ہڈیوں کو موٹا کرے گا۔

دیکھ، دینے سے پانے کا راستہ ہے۔ خُدا کی حکمت کے مطابق، جو دوسروں کو سیراب کرتا ہے، وہی سیراب کیا جاتا ہے۔ جو بھوکے کی ہڈیوں کو موٹا کرتا ہے، خُدا اُس کی ہڈیوں کو موٹا کرے گا۔
—جو قحط زدہ کی جان کو سیر کرتا ہے، خُدا اُس کی جان کو قحط میں سیر کرے گا، اور اُسے بنائے گا

:آیات 11-12

اور تُو ایک سیراب باغ کی مانند ہوگا، اور ایسے چشمہ کی مانند، جس کا پانی کبھی نہ رُکے۔" اور تیرے ہی لوگ پرانے اُجڑے ہوئے مقاموں کو تعمیر کریں گے: تُو بہت سی نسلوں کی بنیادوں کو اُٹھائے گا؛ اور تیرا نام "ہوگا، رخنہ کا مرمت کنندہ، رہنے کے لیے راہوں کا بحال کرنے والا۔

خُدا ہمیں توفیق دے کہ ہم اُس کے حکم پر عمل کریں، تاکہ ہم اُس کے وعدوں کے وارث بنیں۔ آمین۔

یرمیاہ باب 30

آیت 12۔

"خُداوند یوں فرماتا ہے: "تیرا زخم لاعلاج ہے، اور تیری چوٹ سخت ہے۔

دیکھ! پھر سے نوحہ کے سُر بجنے لگے ہیں۔ ہم اس غمگین نوٹ تک نیچے اُتر آئے ہیں تاکہ ہم اپنی ذات سے بیزار ہو جائیں اور خُدا کے فضل کو قبول کرنے کے لیے تیار ہوں۔

آیات 13-14۔

تیرے مقدمہ کا کوئی وکیل نہیں، جو تیرے زخموں کو باندھے؛ تیرے لیے کوئی شفا بخش دوا نہیں۔ تیرے سب محبوب تجھے بھول گئے ہیں؛

نظر سے اوجھل، دل سے دور۔ وہ تجھے فراموش کر چکے ہیں۔

اوہ! جب خُدا زخمی کرتا ہے، تو وہ سچ مچ کا زخم ہوتا ہے۔ جب وہ دل کو توڑتا ہے، تو کون تسلی دے سکتا ہے؟ اگر وہ فقط بولے، تو زمین لرز اُٹھتی ہے۔ وہ پہاڑوں کو چھوتا ہے، اور وہ دھواں دیتے ہیں۔

،جب وہ طویل ناامیدی میں قید کر دیتا ہے"
"تو کون ہے جو لوہے کے قفل کو کھول سکے؟

آیات 14-15۔

،وہ تجھے نہیں ڈھونڈتے؛ کیونکہ میں نے تجھے دشمن کی مانند زخمی کیا
،اور بے رحم کی مانند تنبیہ کی
تیرے گناہوں کی کثرت کے سبب؛
کیونکہ تیری بدکرداریاں بڑھ گئیں۔

تو اپنی مصیبت پر کیوں فریاد کرتا ہے؟
تیرا غم لا علاج ہے
تیرے گناہوں کی کثرت کے باعث

"کوئی کہے گا، "یہ تو سخت باتیں ہیں۔ اگر یہ لا علاج ہے، تو پھر اور کیا کہا جائے؟
،آہ! جو بات انسان کے لیے لا علاج ہے
وہ خدا کے لیے قابلِ علاج ہے۔
،گناہ وہ مرض ہے، جسے کوئی نہیں
سوائے خدا کے، شفا دے سکتا ہے۔

آیات 15-16۔

،کیونکہ تیرے گناہ بڑھ گئے ہیں"
میں نے یہ سب کچھ تجھ پر کیا۔
— "اس لیے

،میں نے آج صبح اس "اس لیے" پر غور کیا
اور میں اس پر رُک گیا۔
،یہ بظاہر بے ربط دکھائی دیتا ہے
مگر درحقیقت اس میں گہرا مطلب ہے۔
،اس لیے، کیونکہ تُو اب اپنے انتہائی پستی پر آ گیا ہے
،کیونکہ تُو خود کو بچا نہیں سکتا
:کیونکہ تُو برباد اور ہلاک ہو چکا ہے

آیات 16-17۔

جو سب تجھے نگل گئے وہ خود نگلے جائیں گے؛
اور تیرے سب دشمن، ہر ایک، اسیری میں جائیں گے؛
اور جو تجھے لوٹتے ہیں، وہ خود لوٹ کا مال ہوں گے؛
،اور جتنے تجھ پر شکار کی مانند حملہ کرتے ہیں
میں انہیں خود شکار کر دوں گا۔

"،کیونکہ میں تجھے صحت بخشوں گا"

!آہ! الہی فضل کی خود مختاری
!یہ اُس وقت آتی ہے، جب ہر اُمید جاتی رہتی ہے
انسان کی انتہا، خدا کا موقع ہوتا ہے۔
،جب گناہگار لا علاج ہو جاتا ہے
تب خدا اُسے شفا دینے آتا ہے۔
،اگر تُو اس قدر گر گیا ہے، کہ اب نیچے گرنے کو کچھ باقی نہیں
تو خدا اپنی ابدی بابیں تیرے نیچے رکھ دے گا۔

،میں آج رات اُن سے مخاطب ہوں
جو اب سلامتی، خوشی، اور آرام میں داخل ہونے کو ہیں۔

،میں تجھے تندرستی بخشوں گا"
"میں تیرے زخموں کو شفا دوں گا، خداوند فرماتا ہے۔

آیت 17۔

اور میں تیرے زخموں کو شفا دوں گا، خداوند فرماتا ہے؛"
،کیونکہ اُنہوں نے تجھے راندہ درگاہ کہا
،یہ کہہ کر، کہ یہ صیون ہے
"جس کی کوئی خبر نہیں لیتا۔

لوگوں نے کہا،
"اُس مرد کے لیے کوئی اُمید نہیں"
"اُس عورت کے لیے کوئی نجات نہیں۔"
اس لیے خُدا نے ارادہ کیا کہ اُسے نجات دے۔

ایسا کوئی کام نہیں، جو اُسے زیادہ بھائے
بنسبت اس کے کہ ایک ناممکن حالت کو سنبھال لے۔
خُدا ایسی آزمائشوں میں کامل ہے
جہاں دنیا کی ساری قوتیں مفلوج ہو جاتی ہیں
وہاں خُدا قادر مطلق ثابت ہوتا ہے۔